جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات

از مفتی محمد صاحب

مضامین:

☆ ادائیگی حج کے لیے محرم ساتھ نہ ہونے کی صورت میں عورت کا مشروط نکاح کرنا
☆ پوست کاشت کرنے کا حکم ☆ بوسیدہ قبر کی دوبارہ تعمیر و مرمت کا حکم
☆ خلع یافتہ بیٹی کی رہائش الگ کرنا
☆ این جی اوز کے خواندگی پروجیکٹ میں کام کرنا
☆ قرآن پاک یا سپارہ گرادینے کا حکم
☆ حرام خوراک دی جانے والی مرغیوں کا حکم
☆ قرآن پاک کی طرف پشت کرنا ☆ نمازی کے سامنے سے گزرنا
☆ مسجد میں ٹہلنے اور دوڑ لگانے کا حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادائیگی حج کے لیے محرم ساتھ نہ ہونے کی صورت میں عورت کا مشروط نکاح کرنا:

سوال: ایک عورت حج کیلئے جانا چاہتی ہے لیکن اس کا کوئی محرم یا شوہر نہیں ہے، اس لیے وہ حج پر جانے کے لیے یہ تدبیر اختیار کرتی ہے کہ وہ کسی شخص کے ساتھ اس طرح نکاح کرتی ہے کہ عورت گواہوں کے روبرو اس شخص سے کہتی ہے کہ میں نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ جب تو مجھے حج کو لیجائے تو واپس اپنے مکان پر پہنچتے ہی مجھ پر طلاقِ بائن ہو یا اگر تو اس سال حج کو میرے ساتھ نہ جائے تو مجھ پر طلاقِ بائن ہو۔ مرد کہہ دیتا ہے کہ میں نے قبول کیا۔ اسی شرط پر کہ جب میں تجھے حج کو لے جاؤں......الخ اب پوچھنا یہ ہے کہ:

1- کیا حج کیلئے ایسی تدبیر اختیار کرنا جائز ہے؟

2- کیا اس شرط کے ساتھ منعقد کیا ہوا نکاح ہوجائیگا؟

3- کیا اس شرط کا اعتبار ہوگا؟ یعنی بعد میں عورت پر خود بخود طلاق واقع ہوجائیگی؟

(یاسر الطاف ۔ جامعہ عربیہ کامونکی)

جواب: مذکورہ صورت طلاق کو گھر واپس لوٹنے پر معلق کرنے کی ہے اور اضافت الی النکاح موجود ہے، اس لیے تعلیق صحیح ہے، لہٰذا اگر کوئی مرد وعورت اس طرح تعلیق کے ساتھ نکاح کرینگے تو نکاح منعقد ہوجائیگا اور گھر لوٹنے پر طلاق بھی واقع ہوجائے گی، مگر اس طرح محدود وقت کیلئے نکاح کرنا مزاجِ شریعت کے خلاف ہے، فقہاءِ کرام رحمہم اللہ نے حلالہ کی شرط پر نکاح کرنے کو اسی بنیاد پر مکروہِ تحریمی اور ناجائز فرمایا ہے۔ اس لیے جس عورت پر حج فرض ہو اور اس کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کے لیے حج ادا کرنے کیلئے مذکورہ تدبیر کرنا درست نہیں۔ فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ ایسی صورت میں عورت کے لئے حج کرنا کوئی

ضروری نہیں بلکہ اگر عمر بھر اس کو محرم میسر نہ ہو تو اس پر اپنے مال سے حج بدل کروانے کی وصیت واجب ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں اوّل تو وصیت کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیے، اور اگر شادی ہی کرنی ہو تو ہمیشہ کے لئے کرنی چاہیے، محدود وقت کیلئے نہ کی جائے۔ البتہ اگر کسی عورت کو شادی برقرار رکھنے سے واقعی کوئی عذر مانع ہو اور وہ اس طرح محدود وقت ہی کیلئے نکاح پر مجبور ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے لیے خیار کی شرط رکھ کر نکاح کرلے۔ یعنی زبان سے یہ کہے کہ میں اس شرط پر نکاح کرتی ہوں کہ جب بھی میں چاہوں گی اپنے اوپر طلاق واقع کردونگی۔ واضح رہے کہ صرف تحریری طور پر یہ شرط لگانا کافی نہیں، زبان سے کہنا ضروری ہے۔ اس طرح خیار کی شرط پر نکاح کرنے کو فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بلا کراہت درست فرمایا ہے۔ (دیکھئے شامیہ 5/ 415 وامداد المفتین صفحہ:695)

اس طرح نکاح کرنے کی صورت میں حج کی ادائیگی کے بعد اگر ضرورت ہو تو عورت اپنے اوپر طلاق واقع کرسکتی ہے۔

پوست کاشت کرنے کا حکم:

سوال: پوست کی کاشت جائز ہے یا ناجائز؟ جس علاقے میں یہ کاشت ہوتی ہے وہاں کے بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ہم مجبوراً غربت کی وجہ سے کاشت کرتے ہیں (کیونکہ یہ مہنگے داموں بکتی ہے) اگرچہ باہر ممالک میں جاکر پھر اس سے ہیروئن وغیرہ تیار ہوتی ہے اور ادویات میں بھی استعمال کی جاتی ہے تو کیا یہ حکم میں دیگر پھلوں کی طرح ہے کہ ان سے بھی شراب اور نشہ آور نبیذ وغیرہ تیار ہوتی ہے؟

(رحیم گل۔ خان گڑھ)

جواب: پوست چونکہ دوائیں بنانے میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اس لیے فی نفسہٖ پوست کی کاشت میں شرعاً کوئی حرج نہیں، مگر چونکہ پوست کی کاشت قانوناً منع ہے اور مباح کاموں میں جائز سرکاری قانون کی اطاعت واجب ہے۔ اس لیے پوست کاشت کرنا جائز نہیں۔ کاشت کرنے والے کو قانون کی

مخالفت کرنے کا گناہ ہوگا، باقی پھلوں کی کاشت اور تجارت قانوناً منع نہیں، اس لیے پوست کو دوسرے جن پھلوں سے شراب وغیرہ بنائی جاتی ہے، ان پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

بوسیدہ قبر کی دوبارہ تعمیر ومرمت کا حکم:

سوال: اگر قبر بوسیدہ ہو جائے یا پانی وغیرہ جانے کی وجہ سے بیٹھ جائے تو اس کی دوبارہ مرمت کرنی چاہیے یا اسی طرح مٹنے دیا جائے۔ (رحیم گل ۔ خان گڑھ)

جواب: قبر کے اوپر مٹی ڈال کر درست کر دی جائے، قبر دبنے کی صورت میں اکھاڑ کر اندر سے پتھر وغیرہ درست کرنا جائز نہیں، البتہ اگر اوپر رکھی سلیں ہٹنے یا دائیں بائیں دیواریں گرنے کی وجہ سے قبر کھل جائے اور میت کا جسم باقی ہو اور وہ نظر آنے لگے تو ایسی صورت میں دیواریں بنانا یا سلیں رکھ کر مٹی ڈالنا تاکہ قبر بند ہو جائے اور میت چھپ جائے، اس کی گنجائش ہے۔

خلع یافتہ بیٹی کی رہائش الگ کرنا:

سوال: مفتی صاحب! میری بیٹی خلع کے بعد لوٹ کر بندہ کے گھر آ گئی ہے، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں اور ایک جواں سال بیٹا بھی ہے اور ہم کو اس کے بچوں کے ساتھ ہم آہنگی بھی نہیں ہے۔ اس لیے ان کی وجہ سے ہمیں آرام کم اور دکھ زیادہ پہنچ رہا ہے، کیا ہم انہیں الگ مکان کا انتظام کرنے اور اس میں رہائش اختیار کرنے کو کہہ سکتے ہیں؟ (ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: شادی شدہ بیٹی کا بیٹا اگر جوان ہو تو بیٹی کا نان نفقہ اور خرچہ اس کے بیٹے پر ہے، باپ پر نہیں، لہٰذا مسئولہ صورت میں جب آپ کا نواسا جوان ہے تو آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ بیٹی کو جواں سال بیٹے اور بیٹیوں کے ساتھ الگ جگہ رہنے کا کہہ دیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ آپ ان سے نرمی اور شفقت کے ساتھ پیش آئیں، ان کی خیر خبر رکھیں اور دوسری جگہ منتقل ہوتے وقت اور بعد میں جب ضرورت ہو اپنی

استطاعت اور وسعت کے مطابق ان کے ساتھ مالی وجانی تعاون جاری رکھیں۔

این جی اوز کے خواندگی پروجیکٹ میں کام کرنا:

سوال: این جی اوز والوں نے حکومت کے تحت صوبہ سرحد میں ''خواندگی پروجیکٹ'' مہم شروع کر رکھی ہے' ان کا ظاہری مقصد ان پڑھ لوگوں کو ابتدائی تعلیم دینا ہے۔ کیا ایسی مہم میں شریک ہونا یا ٹیچنگ کرنا جائز ہے؟

ان کے بعض ٹیچر کہتے ہیں: ''ان کتابوں میں کوئی غلط بات یا گالی تو نہیں ہے جو ہم چھوڑیں'' اور بعض کہتے ہیں: ''چالاکی کرو اور دھوکہ دے کر صرف تنخواہ حاصل کرو۔'' کیا اس طرح ان کی تنخواہیں حلال ہوں گی یا نہیں؟ (بایزید یلدرم)

جواب: واضح رہے کہ این جی اوز اگر غیر ملکی ہوں تو ان کی پشت پر عموماً ایسی بڑی کفریہ طاقتیں اور ملٹی نیشنل کمپنیاں ہوتی ہیں جن کی اسلام دشمنی ڈھکی چھپی نہیں۔ اس لیے ایسی این جی اوز کا اپنی رفاہی خدمات میں مخلص ہونا مشکوک ہوتا ہے۔ عموماً ان کا مقصد خدمت اور تعلیم کی آڑ میں مسلمانوں میں دینی بے راہ روی، بے پردگی اور بے حیائی جیسے جذبات بھڑکا کر انہیں مذہب بیزار بنانا اور اسلام اور مسلمان دشمن قوتوں کے مکروہ عزائم کی تکمیل کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ تجربہ سے ثابت ہے کہ ان کے کسی پروجیکٹ میں اگر ابتدائی طور پر بظاہر کوئی ناجائز کام نہ بھی ہو، تب بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ آہستہ آہستہ اپنے ساتھ کام کرنے والے مسلمانوں کو ناجائز سرگرمیوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس لیے ایسی لادین این جی اوز کے ساتھ کام کرنے اور مسلمان بچوں کو ان کا نصاب تعلیم پڑھانے سے تو مسلمانوں کو مکمل اجتناب کرنا ضروری ہے۔ البتہ وہ ملکی این جی اوز جن کے بارہ میں اسلام دشمن قوتوں کے ایجنٹ ہونے کا شبہہ نہ ہو اور ان کے نصاب تعلیم میں بھی کوئی غیر اسلامی بات نہ ہو تو ان کے تعلیمی پروجیکٹ میں ملازمت کرنے اور پڑھانے کی گنجائش ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ ڈیوٹی کے پورے وقت میں کام کیا جائے، دھوکہ دے کر یا

چالاکی سے اگر بغیر کام کے تنخواہ لے گا تو ایسی تنخواہ حرام ہوگی، دھوکہ دے کر غیر ملکی این جی اوز سے بھی تنخواہ وصول کرنا جائز نہیں۔

قرآن پاک یا سپارہ گرادینے کا حکم:

سوال: اگر کسی شخص سے قرآن پاک یا سیپارہ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے اور اس کا کفارہ کس طرح ادا ہو سکتا ہے؟ نیز اگر کوئی جبراً پھینک دے یا پھاڑ ڈالے اور وہ شخص پاگل ہو یا کوئی غصے سے اس طرح کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جواب ارشاد فرما کر ممنون فرمائیں۔ (بایزید یلدرم)

جواب: ایسی صورت میں توبہ واستغفار کرنا چاہیے، غصہ سے جان بوجھ کر ایسا کرنا کفر ہے، البتہ کوئی شخص پاگل ہو یا کوئی کسی ظالم وجابر کے ہاتھوں ایسا مجبور ہو کہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اس کو جان جانے یا کوئی عضو ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں عذر کی وجہ سے ایسا کرنے پر گناہ گار نہ ہوگا، البتہ دل سے اس کام کو ناجائز وحرام سمجھنا اس کے لیے بھی ضروری ہے۔

حرام خوراک دی جانے والی مرغیوں کا حکم:

سوال: سپریم کورٹ میں فارمی مرغیوں کی خوراک میں حرام اجزاء کی شکایت موصول ہونے پر اُسے تلف کرنے کا حکم صادر کیا گیا ہے، جواب طلب امر یہ ہے کہ اب ان مرغیوں کا کھانا کیسا ہے؟ اگر حرام ہے تو پھر جو اس سے پہلے مرغیوں کا گوشت کھایا گیا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ عوام الناس میں اس مسئلہ سے متعلق بہت اضطراب پایا جاتا ہے، لہٰذا اس مسئلہ کا جواب دے کر لوگوں کے اضطراب کو دور کیا جائے۔

(ساجد محمود۔ آزاد کشمیر)

جواب: فارمی مرغیوں کی خوراک میں اگر حرام اجزاء کا استعمال ہوا ہو تو ایسی صورت میں اگر اس خوراک کا اثر مرغیوں کے گوشت میں ظاہر ہوا ہو یعنی اس کی وجہ سے گوشت میں بدبو پیدا ہوگئی ہو تو ایسی مرغیوں کا

کھانا اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان کی خوراک تبدیل نہ کی جائے اور ان کے گوشت سے بدبو زائل نہ ہو جائے، البتہ اگر ایسی خوراک کا اثر بدبو وغیرہ کی صورت میں مرغیوں کے گوشت میں ظاہر نہ ہوا ہو تو ایسی مرغیوں کا کھانا حلال ہے، محض حرام اجزاء والی خوراک کھلانے سے یہ حرام نہیں ہوتیں۔ ہمارے اندازے کے مطابق خوراک میں ایسے اجزاء موجود ہونے سے عموماً گوشت بدبودار نہیں ہوتا۔ البتہ ایسی خوراک مرغیوں کو کھلانا ایک ناجائز فعل ہے جس پر کھلانے والے سخت گناہ گار ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ اس فعل حرام پر توبہ و استغفار کریں اور آیندہ اس سے مکمل طور پر کنارہ کش رہیں۔

فی الدر: ولو أكلت النجاسة وغيرها بحيث لم ينتن لحمها حلت كما حل أكل جدى غذى بلبن الخنزير لأن لحمه لا يتغير، وما غذى به يصير مستهلكا لا يبقى له أثر. والله أعلم.

قرآن پاک کی طرف پشت کرنا:

سوال: قرآن کریم کو پیٹھ کرنا یا کسی کے پیچھے کچھ فاصلے پر قرآن کریم کھول کر بیٹھنا جائز ہے یا نہیں؟ درس قرآن کریم کے وقت لوگ دائرہ میں بیٹھتے ہیں، دائرہ مکمل ہونے پر باقی لوگ پیچھے بیٹھتے ہیں اور گود میں قرآن کریم بھی رکھ لیتے ہیں، تو یہ طریقہ جائز ہے یا نہیں اور اگر پیچھے بیٹھ کر پڑھیں تو کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟ (نعمان حسن۔ چارسدہ)

جواب: قرآن کی طرف پشت کرنا خلافِ ادب ہے، اس لیے عام حالات میں ایسا نہیں کرنا چاہیے، البتہ ضرورت ہو تو مجبوری کی وجہ سے حرج نہیں، فاصلے کی کوئی تحدید نہیں۔

نمازی کے سامنے سے گزرنا:

سوال: نمازی کے پیچھے سے جانے کا راستہ ہو تو پھر بھی سُترہ کے سامنے یا مسجد کبیر میں دو تین صف کے

فاصلے پر گزرنا جائز ہے یا حرام؟ (نعمان حسن ۔ چارسدہ)

جواب: جائز ہے۔

دوطلاقوں کے بعد ''چھوڑ چکا ہوں'' وغیرہ الفاظ کہنے کا حکم:

سوال: زید نے کچھ عرصہ پہلے خالدہ سے شادی کی جس سے ایک بچہ پیدا ہوا، بعد میں گھریلو لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے اکثر طلاق کی دھمکی دی جاتی رہی، ایک دفعہ حالتِ مذاکرۂ طلاق کے وقت زید نے یوں کہا: ''میں نے اس کو دوطلاقیں دے دی ہیں'' اور کاپی پینسل اٹھا کر کہا کہ تیسری مجھ سے ابھی لکھوالیں اور مزید کچھ دیر بعد کچھ فقرے بولے:

1- میں اس کو چھوڑ چکا ہوں۔

2- میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

3- میں اس کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

4- میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

اور جو کچھ لینا دینا ہے وہ مجھ سے ابھی لکھوالیں، دوچار دن کے بعد میں کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہوں گا اور یہ کہہ کر گھر سے نکل گیا۔

اب رشتہ دار صلح کروا کر دوبارہ میاں بیوی والا رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو چکی ہے لہٰذا دوبارہ حلالہ کے بغیر ان میں میاں بیوی والا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں اور اس کو ضربِ مؤمن میں شائع فرمائیں تاکہ گھر والوں کو بھی صحیح صورتِ مسئلہ کا علم ہو سکے۔ (محمد نوید ۔ خانیوال)

جواب: سوال میں اس بات کی وضاحت نہیں کہ دوطلاقیں دینے کے بعد شخص مذکور نے مذکورہ جملے ''میں چھوڑ چکا ہوں، میرا اس سے کوئی تعلق نہیں'' اسی مجلس میں کہے ہیں یا کسی اور مجلس میں اور اس سے طلاق کی

نیت تھی یا پہلے دی ہوئی طلاقوں کی خبر دینا مقصود تھی یا کوئی نیت نہیں تھی۔ان باتوں کی وضاحت کے بعد انشاءاللہ جواب ممکن ہوگا۔

مسجد میں ٹہلنے اور دوڑ لگانے کا حکم:

سوال: کیا مسجد میں ٹہلنا جائز ہے؟ اس کے جواب میں جہاں تک بندہ کا ذہن جاتا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ مسجد میں ٹہلنا جائز نہیں، ہاں معتکف کا ٹہلنا جائز ہے یا یہ جواب دیا کہ سوائے معتکف کے کسی کو مسجد میں ٹہلنا روا نہیں۔اب بندہ نے یہ پوچھنا ہے کہ اعتکاف دو طرح کا ہے ایک ماہِ رمضان میں جو فرض ہوتا ہے اور دوسرا نفل کہ آدمی جب بھی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جائے تو اعتکاف کی نیت کرلے۔اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا فرض اور نفلی اعتکاف کرنیوالے دونوں کو مسجد میں ٹہلنا جائز ہے یا یہ ٹہلنا صرف ماہِ رمضان کے اعتکاف کے ساتھ مخصوص ہے؟ ہماری مسجد میں یہاں نمازی دوڑ لگاتے ہیں، کیا ٹہلنا اور دوڑ لگانا بھی ایک ہی زمرہ میں آئیگا؟ علیحدہ علیحدہ مسئلہ واضح فرمادیں تاکہ لوگوں کو تبلیغ کی جاسکے۔ (ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: واضح ہے کہ رمضان میں اعتکاف فرض نہیں، سنت ہے۔اس وضاحت کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اعتکاف سنت ہو، یا تھوڑی دیر کے لیے نفل اعتکاف کی نیت کی جائے، دونوں میں مسجد کے اندر ٹہلنے کا حکم ایک ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسجد میں ٹہلنے کی عام عادت بنانا درست نہیں، البتہ اگر کبھی کبھی کوئی شخص مسجد میں ٹہل لے تو اس میں حرج نہیں اور اضطراری حالات کے بغیر مسجد میں دوڑ لگانا جائز نہیں۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]